https://farid.ps/articles/the_decline_of_the_us_empire/ur.html

امریکی سلطنت کا زوال

دنیا بھر میں ایک گرتی ہوئی سلطنت کی سرگوشیاں گونج رہی ہیں - کیا ایک زمانے میں طاقت کا بے مثال دیو، ریاستہائے متحدہ امریکہ، اپنی گرفت کھو رہا ہے؟ 2025 تک، تکنیکی تبدیلیاں، جیو پولیٹیکل ناکامیاں، اور اندرونی تناؤ ایک دور کے خاتمے کی نشاندہی کرتے ہیں، جو امریکی غلبے کی بنیادوں کو چیلنج کر رہے ہیں۔ غیر متناسب جنگ کا عروج، حریف طاقتوں کی بحالی، اور اندرونی ڈھانچے کا ٹوٹنا ایک ایسی سپر پاور کی تصویر پیش کرتا ہے جو زوال پذیر ہے، جو تاریخ کے کنارے پر لڑکھڑا رہی ہے۔

تکنیکی فرسودگی اور ڈرون انقلاب

امریکہ کے زوال کی سب سے نمایاں علامات میں سے ایک اس کی جدید جنگ کو نئی شکل دینے والی تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگی میں تاخیر ہے۔ ڈرونز اور درست نشانہ لگانے والے میزائلوں کے عروج نے مہنگی، ہائی ٹیک پلیٹ فارمز جیسے کہ جنگی طیاروں کی روایتی بالادستی کو متزلزل کر دیا ہے۔ 2025 کی MIT ٹیکنالوجی ریویو کے ایک مضمون میں چین کی ڈرون سورم ٹیکنالوجی میں ترقی کو اجاگر کیا گ??? گیا ہے، جہاں AI سے مربوط، کم لاگت والے یونٹس نے تقریباً 80 ملین ڈالر فی یونٹ کی لاگت والے امریکی F-35 پروگرام کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دریں اثناء، ایران کا HESA Shahed 136، ایک 20,000 ڈالر کا لوئٹرنگ ایمونیشن، 2023 کے آرمامنٹ ریسرچ سروسز رپورٹ کے مطابق بحیرہ احمر میں امریکی اور اتحادی افواج کے خلاف مؤثر ثابت ہوا ہے۔ جنوری 2024 میں اردن میں ڈرون حملے، جس میں تین امریکی فوجی ہلاک ہوئے، نے ایئر ڈیفنس سسٹمز جیسے کہ پیٹریاٹ کی کمزوریوں کو بے نقاب کیا، جو کم لاگت، زیادہ تعداد کے خطرات سے مغلوب ہو گئے۔

یہ تکنیکی خلا ایک گہری اسٹریٹجک غلطی کی عکاسی کرتا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کا پرانے نظاموں پر توجہ، نیکسٹ جنریشن ایئر ڈومیننس پروگرام میں تاخیر کے ساتھ، اسے چین کی صنعتی پیمانے پر ڈرون پروڈکشن سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ 2024 کا PBS نیوز مضمون US-چین ہتھیاروں کی دوڑ پر روشنی ڈالتا ہے، یہ نوٹ کرتا ہے کہ پینٹاگون بیجنگ کے علاقائی عزائم کے مقابلے میں سستے ڈرون نیار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ تاہم، بیوروکریٹک سستی اور فنڈنگ میں کٹوتی یہ بتاتی ہے کہ امریکہ اب جدت طرازی کے منحنی خطوط کی قیادت نہیں کر رہا ہے - جو اس کی سابقہ سپر پاور حیثیت کا ایک نشان تھا۔

جیو پولیٹیکل پسپائی اور غیر متناسب چیلنجز

جیو پولیٹیکل ناکامیاں امریکی غلبے کو مزید کمزور کرتی ہیں۔ بحیرہ احمر کا بحران، جہاں حوثی ڈرون حملوں نے 2025 کے اوائل میں USS Dwight D. Eisenhower جیسے امریکی ایئر کرافٹ کیریئرز کی عارضی پسپائی کو مجبور کیا، اس کمزوری کی مثال دیتا ہے۔ جوابی حملوں کے باوجود، حوثیوں کا ایران کی حمایت یافتہ ہتھیاروں کا ذخیرہ - جس میں 2,500 کلومیٹر تک کی رینج کے ساتھ Samad-3 اور Wa'id UAVs شامل ہیں - نے دباؤ کو برقرار رکھا، متنازعہ علاقوں میں امریکی بحری بالادستی کی حدود کو اجاگر کیا۔ یہ پسپائی، اگرچہ حکمت عملی کے لحاظ سے، دشمنوں کو اشارہ دیتی ہے کہ غیر متناسب جنگ امریکی روایتی فوائد کو بے اثر کر سکتی ہے۔

ایران کی طرف سے آبنائے ہرمز کی ممکنہ بندش ایک اور سنگین خطرہ ہے۔ عالمی تیل کا 20 فیصد ہینڈل کرنے والی ایک ناکہ بندی عالمی توانائی ایجنسی کے مطابق تیل کی قیمتوں میں 20 فیصد اضافہ کر سکتی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی 23 جون 2025 کو فاکس نیوز پر تنبیہ کہ یہ ایران کے لیے "معاشی خودکشی" ہوگی، باہمی کمزوری کو اجاگر کرتی ہے، لیکن ایران کی چین کو تیل کی برآمدات میں اضافہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کے پاس فائدہ ہے۔ امریکہ، جو عالمی معاشی استحکام پر انحصار کرتا ہے حالانکہ خلیج سے صرف 7 فیصد تیل درآمد کرتا ہے، ایک مخمصے کا سامنا کرتا ہے: جوابی کارروائی اور تصعید کا خطرہ، یا تسلیم کرنا اور اثر و رسوخ کھونا۔ یہ تعطل ایک ایسی سپر پاور کی عکاسی کرتا ہے جو اب شرائط کو آمرانہ طور پر طے نہیں کر سکتی۔

معاشی دباؤ اور اندرونی زوال

معاشی طور پر، امریکہ اپنے عالمی وعدوں کے بوجھ تلے دب رہا ہے۔ 2024 میں بحیرہ احمر کی شپنگ کے دفاع پر خرچ کیے گئے 1.2 بلین ڈالر اس بات کی مثال دیتے ہیں کہ بیرون ملک غلبہ برقرار رکھنے کی لاگت ناقابل برداشت ہے، خاص طور پر جب اندرونی ڈھانچہ ٹوٹ رہا ہے۔ 2025 کی ہیریٹیج فاؤنڈیشن کی رپورٹ امریکی فوجی طاقت کے زوال کو ایک وسیع تر خود نظم و نسق کے خاتمے سے جوڑتی ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ ایک دہائی کی غفلت نے فوج کو پچھلے دس سالوں میں کسی بھی وقت سے زیادہ کمزور کر دیا ہے۔ کلائمیٹ وولنریبلٹی انڈیکس مزید ظاہر کرتا ہے کہ موجودہ تفاوت - جو موسمیاتی تبدیلی سے بڑھ گئے ہیں - سماجی اور معاشی لچک پر دباؤ ڈالتے ہیں، وسائل کو عالمی پروجیکشن سے اندرونی بحرانوں کی طرف موڑ دیتے ہیں۔

اندرونی طور پر، سیاسی تقسیم اور غیر دلچسپی رکھنے والی آبادی اس زوال کو بڑھاتی ہے۔ ہیریٹیج فاؤنڈیشن نوٹ کرتی ہے کہ اشرافیہ نے "ایک پوری نسل کے لڑکوں کو ترک کر دیا ہے،" خدمت کرنے کی خواہش کو کم کر دیا ہے، جبکہ 2025 کی گارڈین کی

مضمون امپائرز کے عروج و زوال پر تاریخی سماجی زوال کے نمونوں کے ساتھ مماثلتیں پیش کرتی ہے۔ ہرمز کی رکاوٹوں سے ممکنہ 0.50 ڈالر فی گیلن پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے صارفین کی قیمتیں کمزور ہیں، معاشی عدم اطمینان ایک نظام کی تبدیلی کو متحرک کر سکتی ہے۔

حریفوں کا عروج اور ایک کثیر قطبی دنیا

جیسے جیسے امریکہ لڑکھڑاتا ہے، حریف عروج پر ہیں۔ چین کے ڈرون سورمز اور خلائی تعاون کے اقدامات اسے ایک تکنیکی اور سفارتی رہنما کے طور پر رکھتے ہیں، جبکہ ایران کے ساتھ اس کے معاشی تعلقات امریکی حکمت عملی کو پیچیدہ بناتے ہیں۔ روس کے چین کے ساتھ مشترکہ ڈرون مشقیں ایک مربوط چیلنج کی نشاندہی کرتی ہیں۔ 2025 کی اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے پائیدار چاند سرگرمیوں پر زور دیتی ہے کہ خلاء - جو کبھی امریکہ-سوویت دشمنی کے زیر اثر تھا - اب کثیر الجہتی کو فروغ دیتا ہے، امریکی استثنائیت کو کمزور کرتا ہے۔

یہ کثیر قطبی تبدیلی تاریخی چکر کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ گارڈین کا امپائرز کے عروج و زوال کا تجزیہ موجودہ عالمی تنازعات کو ایک نمونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہے، جس میں امریکہ توسیع پسندی اور اندرونی سڑن کے علامات دکھاتا ہے۔

نتیجہ

ریاستہائے متحدہ امریکہ اب وہ یک قطبی سپر پاور نہیں ہے جو وہ کبھی تھا، اس کی تکنیکی برتری کم ہو گئی ہے، اس کی جیو پولیٹیکل رسائی محدود ہو گئی ہے، اور اس کی معاشی استحکام اندرونی اور بیرونی دباؤ سے خطرے میں ہے۔ چین اور دیگر کی قیادت میں ایک کثیر قطبی دنیا کا عروج ایک دور کے خاتمے کی نشاندہی کرتا ہے۔ جیسا کہ فرینک ہربرٹ کے ڈیون میں شہزادی عیرلان خبردار کرتی ہے، "اگر تاریخ ہمیں کچھ سکھاتی ہے، تو یہ صرف اتنا ہے: ہر انقلاب اپنے اندر اپنی تباہی کے بیج رکھتا ہے۔ اور جو سلطنتیں عروج پر ہیں، وہ ایک دن گر جائیں گی۔" امریکہ کے لیے وہ دن شاید آ گیا ہو، اس کا زوال طاقت کی چکراتی فطرت کا ثبوت ہے۔